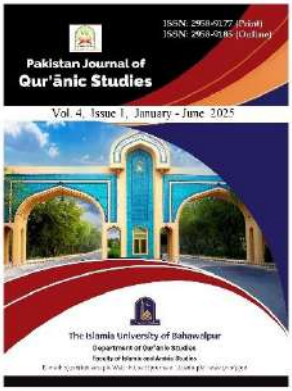


# Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 4, Issue 1, January – June 2025, Page No. 141 - 158

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/243

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4315

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan


**Title** **Threats to the Preservation of Lineage and Their Solutions in the Light of the Objectives of sharīʿah: An Analytical and Research-Based Study**


**Author (s):** **Dr. Ayesha Snober**

Assistant Professor, Department Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta. snober_84@hotmail.com

**Dr. Rashida Parveen** (Corresponding Author)

HOD/Assistant Professor, Department Islamic Studies Women University Mardan. drrashida@wumardan.edu.pk

**Dr. Ihsan Ullah Chishti**

Lecturer, In Charge Department of Hadith and Sunnah, Islamic Research Institute, International Islamic University Islamabad.



**Received on:** 15 June, 2025

**Accepted on:** 20 June, 2025

**Published on:** 30 June, 2025

**Citation:** Dr. Ayesha Snober, Dr. Rashida Parveen, and Dr. Ihsan Ullah Chishti. 2025. “تحفظ نسل کو درپیش خطرات اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں حل :ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ: Threats to the Preservation of Lineage and Their Solutions in the Light of the Objectives of sharīʿah: An Analytical and Research-Based Study”. *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 4 (1):141-58. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4315.

**Publisher:** The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.



All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

# تحفظ نسل کو درپیش خطرات اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں حل: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

# Threats to the Preservation of Lineage and Their Solutions in the Light of the Objectives of sharīʿah: An Analytical and Research-Based Study

**Dr. Ayesha Snober**
Assistant Professor, Department Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta. snober_84@hotmail.com
**Dr. Rashida Parveen** (Corresponding Author)
HOD/Assistant Professor, Department Islamic Studies Women University Mardan. drrashida@wumardan.edu.pk
**Dr. Ihsan Ullah Chishti**
Lecturer, In Charge Department of Hadith and Sunnah, Islamic Research Institute, International Islamic University Islamabad.

## Abstract:

*This study describes the preservation of lineage (ḥifẓ al-nasl) as one of the five indispensable objectives (maqāṣid al-sharīʿah) in Islamic law, concentrating on contemporary threats to human lineage and the sharīʿah-basedresolutions that safeguard it. Drawing upon the Qur'an, Sunnah, and classical juristic thought, the Study examines moral, social, and legal challenges that endanger the continuity and purity of human generations—such as moral leniency, media influence, economic instability, delayed marriage, the destruction of family structures, and the normalization of unnatural sexual behaviors. The research highlights how these factors collectively undermine the divine order intended to protect human dignity, family integrity, and social balance. Through an analytical and descriptive approach, the article outlines sharīʿah-guided measures to counter these threats, including the promotion of chastity, encouragement of early and simple marriage, enforcement of legal restrictions on illicit sexual relations, protection of lineage through laws of maḥramiyyah and ʿiddah, and strengthening of moral education and media ethics. The study accomplishes that preserving lineage is not merely a biological or social concern, but a comprehensive religious duty that sustains both moral and civilizational continuity within the framework of Islam.*

**Keywords :***Maqāṣid al-Sharīʿah, Ḥifẓ al-Nasl, Islamic Law, Family Ethics, Moral Purity, Marriage in Islam, Social Challenges, Media Influence, Protection of Lineage.*

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4315

## تمہید:

اسلام کا مقصد فلاح اور سہولت فراہم کرنا ہے۔ بنیادی حقوق کو درجہ بہ درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اسلام میں نے بنیادی طور پر پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ 1۔ تحفظ دین،2۔ تحفظ جان،3۔ تحفظ عقل،4۔ تحفظ نسل،5۔ تحفظ مال، درج بالا بنیادی حقوق اپنی حساسیت کے اعتبار سے اولین حیثیت کے حامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان حقوق کی پامالی کی صورت میں قصاص کا اطلاق ہوتا ہے۔ تحفظ نسل سے مراد نسل انسانی کو داخلی اور خارجی خطرات سے بچانا، اور نسل انسانی کی بقاء کے لوازمات کو تحفظ دینا۔ عصر حاضر میں جہاں انسان کو بے شمار سہولیات میسر ہیں، وہیں مسائل کا سامنا بھی ہے۔ ان میں سے ایک بڑا خطرہ نسل انسانی کی بقاء ہے، مقالہ ہذا کا عنوان "تحفظ نسل کو درپیش مسائل اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں ان کا حل" یہ موضوع نہایت حساس نوعیت کا ہے۔ اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل بھی کئی طرح کے ہیں، تاہم ذیلی سطور میں تحفظ نسل کو درپیش چیلنجز میں سے چیدہ چیدہ مسائل کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور نصوص قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا ہے۔

## نظریہ آزادی کی جدید لہر اور اثرات:

جدید دور میں مغرب سے آزادی کی ایک نئی لہر چلی ہے جس نے ساری دنیا کی تہذیب کو فکری طور پر متاثر کیا ہے۔ یہ آزادی کی ایسی آواز ہے جو اخلاقی حدود و قیود سے بے نیاز ہے، مذہبی تعلیمات کو اور اخلاقیات کو پابند سلاسل قرار دے کر ان سے روگردانی کو ہی حقیقی آزادی قرار دیا جارہا ہے۔ ایسی آزادی جہاں اور قباحتوں کا باعث ہے وہیں یہ جنسی بے راہروی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ جو کہ نسل بقائے انسانی کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا''[1] ترجمہ: "اور بدکاری کی طرف نہ جاؤ، کہ وہ بے حیائی اور بدی کا راستہ ہے"۔

درج بالا آیت مبارکہ میں واضح طور پر بے حیائی اور بدکاری سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ بے حیائی اور بدکاری سے نسلیں برباد اور گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔

## الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا کی یلغار:

جدید ایجادات سے انسان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو گیا ہے، سالوں کا فاصلہ سمٹ کر لمحوں میں بدل گیا ہے، ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے میں پہلے مہینوں کا وقت درکار ہوتا تھا اب چند گھنٹوں میں انسان دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا مثلا فیس بک، انسٹاگرام، یوٹیوب، ٹک

---

[1] سورۃ الاسراء، آیت 32۔

ٹاک، واٹس ایپ وغیرہ جیسے پلیٹ فارم کی وجہ سے دنیا ایک سکرین پر سمٹ آئی ہے، آج کے دور میں میں کسی سے بھی رابطہ کرنا مشکل نہیں رہا، اور ہر قسم کی معلومات تک رسائی کرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا سے ممکن ہے۔ تاہم تمام تر ترقی او برق رفتاری کے ساتھ ساتھ اس کی کچھ قباحتیں ہیں۔ جن میں فحاشی، بے حیائی ایک اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے انسان بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے، لذت خواہش کی دوڑ میں انسان اتنا آگے نکل جاتا ہے کہ نسل انسانی کا تحفظ متاثر ہو رہا ہے۔ غیر اخلاقی اور نازیبا جملے جیسے آزادیٔ محبت، میرا جسم میری مرضی، نوجوان نسل کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ میڈیا کا غیر شرعی استعمال اخلاقی، ذہنی اور خاندانی توازن میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی گھر ٹوٹ جاتے ہیں، نیز وقت اور صلاحیتوں کا ضیاع ہوتا ہے۔

**معاشی ابتری اور ضروریات کے دائرہ کار کا وسیع ہونا:**

نسل انسانی کے تحفظ میں ایک بڑی رکاوٹ معاشی ابتری ہے، انسان خوراک جیسی بنیادی ضروریات سے محروم ہے۔ ایسے میں عزت و نسل کا تحفظ کیسے ممکن ہو، بسا اوقات بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لئے لوگ اپنی اولاد تک بیچ دیتے ہیں، موجودہ دور میں انسان کی ضروریات کا دائرہ وسیع ہو گیا، جب سے انسان نے سادگی کو خیر آباد کہہ دیا، اس وقت سے انسانی کی ضروریات اتنی بڑھ گئی ہے کہ دن رات ان کی تکمیل میں جتا رہتا ہے۔ ایسے میں اولاد کو پیدا کرنا، اس کی پرورش کرنا اور بھی مشکل ہو گیا ہے۔ لہذا معاشی ابتری تحفظ نسل کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔

**نکاح میں غیر ضروری رسومات:**

زوجیت انسان کی بنیادی ضرورت، اور خاندان کی تاسیس کی بنیاد ہے، آج کے مادیت پرستی کے دور میں دکھاوا، نمائش، جہیز، شادی کے نام پہ فیشن شو جیسے قبیحات کی وجہ سے نکاح جیسے با مقصد فریضہ کی روح مجروح ہو جاتی ہے۔ سفید پوش لوگ معاشرے کی ان کھوکھلی رسومات اور رواج کی وجہ سے شادی وقت پہ نہیں کر پاتے، جس کی وجہ سے اکثریت اولاد کے حصول میں مسائل کا شکار ہوتی ہے۔ بسا اوقات اولاد سے محروم رہتے ہیں۔ لہذا معاشرے میں نکاح میں تاخیر نہ صرف معاشرتی اور نفسیاتی مسائل کی وجہ ہے بلکہ تحفظ نسل انسانی کے راہ کی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

**خاندانی نظام کا بتدریج زوال:**

ایک معاشرے کی ترقی میں مضبوط خاندانی نظام کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن معاشروں میں خاندانی نظام کمزور ہوتا ہے وہ معاشرے تباہ برباد ہو جاتے ہیں۔ ایک فرد کے تحفظ میں خاندان ایک قلعہ کی مانند ہیں، اگر ایک بچے کو خاندان کا تحفظ میسر نہ ہو تو وہ زمانہ کے رحم و کرم پر ہوتا ہے، موجودہ دور کا ایک بہت بڑا چیلنج ٹوٹتا ہوا خاندانی نظام ہے۔ قرابت

داری کالحاظ نہ رکھنا، اور خونی رشتوں سے فراموشی اور فرار تحفظ نسل کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ تحفظ نسل انسانی کے لئے ایک مستقل خطرہ خاندانی نظام کا کمزور ہونا ہے۔

**غیر فطری رجحانات اور ہم جنس پرستی:**

ہر وہ رجحان جو فطرت کے خلاف ہو وہ غیر فطری رجحان کہلاتا ہے۔ انسان فطرتا مدنی الطبع ہے۔ اور جنسی طور پر مخالف جنس کی طرف کشش رکھتا ہے اور یہی فطرت کا تقاضا ہے، اس تقاضے کی تکمیل میں ہی نسل انسانی کی بقاء ہے جبکہ اس فطری تقاضے سے انحراف نسل انسانی کو مخدوش کرنے کا ایک بڑا سبب ہے۔ موجودہ دور میں آزادی کے نام پر فطرت سے انحراف اور خواہشات کی اندھی تقلید کی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ (LGBTQ) جیسی گمراہی اور ہلاکت کی راہ کو انسانی حقوق کا نعرہ بلند کر کے گمراہ کیا جارہا ہے۔ نیر فطری رجحانات اور ہم جنسی کا مرض نسل کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔

**مقاصد شریعہ کی روشنی میں تحفظ نسل کو درپیش مسائل کا حل:**

**1۔ پاکدامنی کا حکم، نکاح کو عام کرنا اور نکاح میں سادگی کا حکم:**

پاکدامنی سے مراد عفت و عصمت کی پاسداری ہے۔ عفت و عصمت کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”الإيمان بضع وستون شعبة والحياء شعبة من الإيمان“[2]

ترجمہ: ایمان کے ساٹھ (60) سے کچھ اوپر درجات ہیں اور حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔

حیا (عفت و عصمت) ایمان کا ایک حصہ ہے۔ قرآن پاک میں بہت خوبصورت انداز میں پاکدامنی کی تلقین کی گئی ہے۔

”قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَايَصْنَعُوْنَ“ [3]

ترجمہ: اہل مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں، اور حفاظت کریں اپنی شرم گاہوں کی، یہ انکے لئے نہایت پاکی کا مقام ہے (اور) یہ لوگ جو اعمال سرانجام دیتے ہیں، بے شک اللہ ان سے بخوبی واقف ہے۔

درج بالا آیت مبارکہ میں بلخصوص مومنین کو تلقین کی گئی ہے کہ اپنی نظروں کو حیاء کے تقاضے کے تحت جھکائے رکھیں، اور اپنے ستر کو محفوظ رکھیں، یعنی ایسے تمام امور سے پرہیز کریں جو عفت و عصمت کو داغ دار کریں۔ اور ایسے محرکات سے بھی بچیں جو جنسی اشتعال انگیزی کی طرف اکساتے ہیں۔

---

[2] محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح البخاری۔ بیروت: دار ابن کثیر، 1987ء۔ کتاب بدآ الوحی، باب امور الایمان، حدیث 9، ج1، ص۔12

[3] سورۃ النور، آیت 30۔

پاکیزگی کی اہمیت کے پیش نظر مومنات کے لئے ایک الگ آیت مبارکہ نازل فرمائی، ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ"[4]

ترجمہ: اور اسی طرح آپ مسلمان عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں حرام مردوں اور مردوں کے دیکھنے سے نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

درج بالا آیت میں پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ سابقہ آیت مبارکہ میں حکم دیا گیا تھا۔ فرق یہ ہے کہ سابقہ آیت مبارکہ کے مخاطب مومنین تھے اور اس آیت مبارکہ میں مومنات کو مخاطب کیا گیا ہے، الگ الگ حکم دینے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے، کہ مرد و خواتین میں باعتبار جنس مساوات ہے، نیز پاکدامنی کی پاسداری کرنے کی ذمہ داری یکساں طور پر مرد و خواتین پر عائد ہوتی ہے۔

اسی طرح حضور انور ﷺ نے پاکدامنی کی تلقین ایسے عمدہ انداز میں فرمائی کہ عفت و عصمت کی حفاظت کرنے والوں کو بشارت دی کہ ان کا مقام جنت ہے۔ "من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة"[5]

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا جو انسان مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان) اور جو اس کے ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)، تو میری طرف سے ایسے شخص کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

عزت و عصمت کی پاسداری کو مستقل بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے شریعت نے نکاح کا ایک مستقل قانون تشکیل دیا ہے۔ "وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ"[6]

ترجمہ: اور تمہاری لڑکیوں اور بہنوں میں سے یا کہ تمہارے بیٹوں اور بھائیوں میں سے جو غیر شادی شدہ ہوں ان کی تم شادی کر دیا کرو۔

اس آیت مبارکہ میں نکاح کا صریحا حکم ہے، کہ نکاح مباح ہے اور نکاح ایک معاشرتی ذمہ داری بھی ہے۔ اسی حکم کو ایک دوسرے خوبصورت انداز میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً"[7]

---

[4] سورۃ النور، آیت 31۔

[5] محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، حدیث 6109، ج6، ص2376۔

[6] سورۃ النور، آیت 32۔

[7] سورۃ الروم، آیت 21

ترجمہ: اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔

اس آیت مبارکہ میں نفسیاتی پہلو کو مد نظر رکھ کر حکم دیا گیا ہے۔ کہ تسکین نفس کے لئے نکاح کا حکم دیا گیا ہے کہ انسان مطمئن رہے اور اندرونی خلفشار سے محفوظ رہے۔ "وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ"[8]

ترجمہ: اور ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا یعنی ایک کا ایک کو جواب بنایا تا کہ تم سمجھ سے کام لو۔

نکاح کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ"[9]

ترجمہ: اگر تم میں کوئی صاحب استطاعت ہو تو چاہیے کہ وہ نکاح کرے، کیونکہ نگاہوں کو جھکائے رکھنے اور بدکاری سے بچنے کا یہ ہی طریقہ ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی نکاح کی مالی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے چاہئے کہ اپنے نفس کی شہوت کو روزہ رکھ کر ختم کرے۔

چونکہ نکاح ایک فریضہ ہے اور زندگی کی ضرورت ہے اس لئے نکاح میں سادگی اور آسانی کا خصوصی حکم دیا گیا ہے۔

حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "عن عائشة رضی الله عنها، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَؤُونَةً"[10]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

نیز فضول خرچی کا عمومی حکم دیا گیا ہے۔ "اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ"[11]

**ترجمہ:** بیشک فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

---

[8] سورۃ الذاریات، آیت 49۔

[9] محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم لمن خاف علی نفسہ العزوبۃ، حدیث 1806، ج2، ص 673۔

[10] احمد بن حنبل۔ مسند الامام احمد، مسند الصدیقۃ عائشہ رضی اللہ عنہا، حدیث 24529۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 2001ء

[11] سورۃ الاسراء، آیت 27۔

نکاح جو کہ تحفظ نسل کا ایک اہم ذریع ہے۔ اسی لئے نکاح کو ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ نکاح سے ایک طرف فریقین کے فطری تقاضوں کی تکمیل کرتی اور دوسری طرف فریقین کے حقوق و فرائض کا تعین کرتی، اور اس طرح نکاح کی بدولت ایک خاندان بنتا جو کہ معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے، اس قانون کی بدولت فریقین استحصال سے محفوظ رہتے ہیں، اور نکاح کے ساتھ مکمل عائلی قوانین تشکیل دیئے گئے، جس سے نسل انسانی کا تحفظ مستقل بنیادوں پر اتوار ہوتا ہے۔ اور نسل انسانی کی پرورش کے لئے ساز گار ماحول میسر آتا ہے۔

**2۔ آزادی اور انسانی ذمہ داری:**

اسلام اعتدال پسندی کا دین ہے، انسانی حقوق کی پاسداری کا حکم دیتا ہے۔ اظہار رائے کی آزادی ان اصول قیود کے ساتھ پابند ہے۔ کہ فرد اپنے دائرہ کار میں اسطرح آزاد ہے کہ کہ کسی دوسرے فرد کی حق تلفی نہ ہو۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: خبر دار سن رکھو، تم میں سے ایک اپنے ماتحت کا رکھوالا ہے، اس لئے نگران سے اس کے ماتحت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ محاسبہ کی اہمیت کے پیش نظر فرمان ربانی ہے۔ "وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ"[12]

ترجمہ: اور ہر نفس سے اس کی آزادی (تصرفات) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اگر انسان کا ایمان پختہ ہو اور اس یقین ہو کہ مجھے اپنے رب کے ہاں جواب دہ ہونا، تو وہ دوسروں کے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کی بھی حفاظت کرے گا، اور یہی اصول ہے جس کے تحت تحفظ نسل کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

**2۔ محرمات کا حکم:**

محرمات سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح کی حرمت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام سے قبل نسب خلط ملط تھا، نہ تو رشتوں کا احترام اور نہ ہی کوئی حدود قیود تھی، اسلام نے تحفظ نسب اور نسل کے مقصد کی تکمیل کے لئے محرمات (نسبی، رضاعی اور مصاہرتی) کا واضح طور پر بیان فرما دیا۔ ارشاد باری تعالی ہے: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡفَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡوَحَلَاۗىِٕلُ اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"[13]

[12] سورۃ الصافات، آیت 24۔

[13] سورۃ النساء، آیت 23 (نسبی حرمت)؛ سورۃ النساء، آیت 23 (رضاعی حرمت)۔

ترجمہ: تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں یہ سب حرام کی گئی ہیں اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں بھی جو عام طور سے تمہاری ہی پرورش میں رہتی ہیں تم پر حرام کی گئی ہیں بشرطیکہ تم ان کی اس کے ساتھ ہم بستری کر چکے ہو اور اگر تم نے سوتیلی بیٹی کی ماں کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو تو سوتیلی لڑکی سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں یعنی ماں کو طلاق دینے کے بعد ف ۳ اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں جو بیٹے تمہاری پشت سے ہوں یعنی لے پالک نہ ہوں اور یہ بات بھی تم پر حرام کی گئی ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھو مگر جو گزشتہ دور میں ہو چکا وہ ہو چکا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ان رشتوں کی حرمت کا مقصد عفت و عصمت کو برقرار رکھنا اور تحفظ عزت و نسب اور تحفظ نسل قائم کرنا۔

### عدت کا حکم:

اسلام دین فطرت اور اس کا ہر حکم عین فطرت کے مطابق ہے، اس کی ایک مثال عدت کا حکم ہے عدت ایک طرف تو مطلقہ اور بیوہ خاتون کی دماغی اور نفسیاتی صحت کا خیال رکھا گیا ہے اور دوسری طرف اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے نسل و نسب کی حفاظت ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے۔"وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ"[14]

ترجمہ: اور طلاق دی ہوئی عورتیں روکے رہیں اپنے آپ کو تین ماہواری۔

مطلقہ خاتون جو کہ جوان ہے کے لئے عدت کی مدت تین حیض ہے، جبکہ کہ سن رسیدہ کے لئے حکم ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا"[15]

ترجمہ: اور اگر تم کو اپنی ان مطلقہ عورتوں کی عدت کے بارے میں شبہ ہو جو عورتیں بڑھاپے کے باعث حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح ان عورتوں کی عدت بھی تین مہینے ہے جن کو ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا اور حاملہ عورتوں کی مدت یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن لیں۔ اور بیوہ خاتون کی مدت عدت کے بارے میں درج ذیل حکم دیا گیا ہے۔"وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا"[16]

---

[14] سورۃ البقرۃ، آیت 228۔

[15] سورۃ الطلاق، آیت 4۔

[16] سورۃ البقرۃ، آیت 234

ترجمہ: اور وہ جو تم میں سے مریں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ اپنے نفس کو روکیں چار مہینہ دس دن۔

درج بالا آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ عدت کا حکم اسی لئے دیا گیا کہ نسب بگاڑ سے محفوظ رہے اور خاندانی تنازعات جنم نہ لیں۔ ان احکامات کی اہمیت آج کے میڈیا دور میں دوچند ہو جاتی ہے۔

**6۔ عقائد کی اصلاح:**

تحفظ نسل کے ضمن میں عقائد کی اصلاح کی بہت اہمیت ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا[17]"

ترجمہ: اے ایمان والوں تم اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچائے۔

بنیادی عقیدہ توحید ہے، جب اپنی اولاد اور نسل کو عقیدہ توحید پر قائم رکھا جائے تو انسان گمراہی اور بے راہ روی سے محفوظ رہے گا تو نسل کا تحفظ ممکن ہو گا۔ "وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ"[18]

ترجمہ: اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

تربیت اولاد کے وصف کو قرآن پاک میں نہایت احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ" [19]

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دیا اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔

عقائد کی خرابی سے تحفظ نسل کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ الحاد، مادیت پرستی اور آزاد روی کی وجہ سے میں عقائد میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقائد میں اصلاح کا حکم دیا گیا ہے اور ایسے حیلے اور وسیلے اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہس جو انسان کو وسوسے اور شرک کی طرف لے جائیں۔

---

[17] سورۃ التحریم، آیت 6۔

[18] سورۃ لقمان، آیت 13۔

[19] سورۃ الطور، آیت 21۔

**7۔ محاسبہ:**

اسلام کا ایک بہت ہی عمدہ اصول محاسبہ ہے، محاسبہ سے مراد ہے کہ انسان اپنے قول و فعل کا ذمہ دار ہے اور اپنے اعمال وافعال کو اللہ کے حکم کے مطابق سر انجام دے۔ اور حدود سے تجاوز نہ کرے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚوَاتَّقُوااللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَاتَعْمَلُوْنَ" [20]

ترجمہ : اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر متنفس کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو یقینا جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اسکی سب خبر ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا: "اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْ هُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ" [21]

**ترجمہ:** اور کیا انہوں نے زمین کی سیر نہ کی کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا وہ ان سے زیادہ تھے قوت میں اور انہوں نے زمین جوتی اور آباد کی ان کی آبادی سے زیادہ اور ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر رسول آئے۔

محاسبہ کے اصول کے تحت فرد اور خاندان کے باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، اور محاسبہ نہ صرف خاندانی استحکام میں اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ عقائد پر پختگی اور تحفظ نسل کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔

**8۔ تطہیر فکر:**

فکر وہ بیج ہے جس سے انسان کے اعمال و افعال کا شجر پنپتا ہے۔ اگر فکر درست اور مثبت ہو گی تو انسان کے اعمال و اخلاق بھی اعلی اور عمدہ ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں فکری بیداری اور درست روش اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ "اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا" [22]

ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن کے مطالب کو نہیں سوچتے کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا: "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا" [23]

---

[20] سورۃ الحشر، آیت 18۔

[21] سورۃ الروم، آیت 9۔

[22] سورۃ محمد، آیت 24۔

[23] سورۃ الشمس، آیات 9–10۔

ترجمہ : کہ بیشک وہ شخص مراد کو پہنچا جس نے اس نفس کو پاکر کھا اور وہ شخص نامراد ہوا جس نے اس نفس کو گناہوں میں دبادیا۔

بعثت نبوی ﷺ کا مقصد بھی فکر و عقیدہ کی اصلاح ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے۔"بعثت لأتمم حسن الأخلاق"[24] ترجمہ: بے شک میں اعلی اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

موجودہ دور میں جب میڈیا اور فکری آلودگی عام ہے جس کی وجہ سے مختلف جنسی امراض جو کہ نسل انسانی کی بقاء کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ایسے میں تطہیر فکر کی تعلیمات کو ازسرنو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ نسل انسانی راہ حق پر رہیں۔

**9۔اسقاط حمل کی ممانعت:**

اسقاط، سقط کی جمع ہے جس کے معنی ہیں "گرانا" یہ ایک خاص اصطلاح ہے، جس کے معانی ہیں حمل گرانا، اسلام رحم و شفقت کا حکم دیتا ہے اور ایک انسان کی جان کی حفاظت کا معاملہ ایسا ہے جیسے پوری انسانیت کی حفاظت ہے۔ اسی ضمن میں اسقاط حمل خواہ اس کی کوئی بھی صورت ہو اس سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ"[25] ترجمہ: اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث۔

اللہ پاک نے ہر نفس کے تحفظ کا حکم دیا اور نہ حق قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا" [26]

ترجمہ: اور نہ قتل کرو اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا مگر حق سے اور جو مارا جائے ازروئے ظلم تو بیشک اس کے ولی کو کیا ہے ہم نے مختار تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ضرور اس کی مدد ہو گی۔

ایک جان کی قدر و قیمت اسلام میں اس بیش قدر ہے کہ اس کی حرمت کے بارے میں آقا کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا" [27]

[24] مالک بن انس۔ الموطأ، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء في حسن الخلق، حدیث 1609، ج 2، ص 904۔ مصر: دار احیاء التراث العربی۔

[25] سورۃ الانعام، آیت 151۔

[26] سورۃ الإسراء، آیت 33۔

[27] محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح البخاری، کتاب العلم، باب قول النبي ﷺ (رب مبلغ أوعى من سامع)، حدیث 67، ج 1، ص 37۔

ترجمہ: بلاشبہ تمہارا خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے کے لئے حرام ہے جیسے آج (حجۃ الوداع) کا دن تمہارے لئے قابل عزت ہے۔

ایک انسان کا خون قابل احترام ہے، موجودہ دور میں معاشی تنگی اور ناجائز تعلقات اور نام نہاد آزادی کے نام پہ بچوں سے آزادی کی اسلام میں کسی قسم کی اجازت نہیں ہے۔ اسلام نسل انسانی کو اعلی اقدار جیسے اخلاق، روحانی اور نسبی پاکیزگی کے ساتھ نشو و نما کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کا مقصد انسانی نسل کا تحفظ کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسقاط حمل سے منع کیا گیا ہے۔

**10۔ زنا کا انکاب حرام:**

اسلام عفت و پاکیزگی کا درس دیتا ہے اور کھلی گمراہی اور بے حیائی کے کاموں سے منع کرتا ہے۔ اور تحفظ عزت و نسب اور تحفظ نسل کے تحت زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّه كَانَ فَاحِشَةً ۗ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا"[28] ترجمہ: اور نہ قریب جاؤ زنا کے بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت بری راہ۔

اسی طرح ایک دوسری آیت مبارکہ میں بے حیائی کو پھیلانے والے لوگوں کے انجام کے بارے میں فرمایا۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" [29]

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات شہرت پذیر ہو تو ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

**11۔ جدید میڈیا میں اصلاحات:**

جدید میڈیا ایک سہولت ہے جو کہ آج کے تیز ترین دور میں ایک ضرورت بن گئی ہے۔ اور جدید میڈیا نہایت برق رفتاری سے انسانی معاشرت کو متاثر کر رہا ہے، نوجوان نسل جدید میڈیا کی رو میں بہہ رہی ہے، ایسی سنگین صورتحال میں نہایت ضروری ہے جدید میڈیا میں اصلاحات اسلام کے اصول کے مطابق کی جائیں تاکہ گمراہی اور بے راہ روی کو روکا جاسکے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ"[30]

---

[28] سورۃ الإسراء، آیت 32۔

[29] سورۃ النور، آیت 19۔

[30] سورۃ النور، آیت 30۔

ترجمہ: حکم دو اپنے ماننے والوں کو کہ اپنی آنکھیں جھکائے رکھیں، اور حفاظت کریں اپنی شرم گاہوں کی۔

فحاشی پھیلانا خواہ وہ کسی بھی صورت میں اس کا انجام نہایت بھیانک ہے۔ اس لئے میڈیا کے ذریعے عریاں مناظر، حیا باختہ ویڈیوز، اشتہارات وغیرہ اس زمرے میں آئیں گے۔ یہ سب امور حرام ہیں۔ اگر میڈیا کا استعمال درست اور مثبت ہو تو اس کی بدولت خیر اور بھلائی کا حصول ممکن ہے۔ یعنی میڈیا کے ذریعے اسلام کی ترویج کرنا، اور تعلیم وتربیت کا اہتمام نسل انسانی کے تحفظ میں اہم کردکر ادا کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوااللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ"[31]

ترجمہ: نیکی اور پرہیز گاری پر اور نہ مدد کرو گناہ اور زیادتی پر اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

تحفظ نسل کے ضمن میں کچھ اقدامات کرنا بے حد ضروری ہے۔

1۔ ایسا مراد جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور فحاشی وعریانی کا سبب ہے اس پر پابندی عائد کرنا۔

2۔ اس کے برعکس ایسے تفریح اور معلومات سے بھرپور تاریخی حقائق پر مبنی مواد فراہم کرنا چاہئے جو نسل انسانی کے لئے تربیت کا بہترین سامان ہو۔

3۔ نوجوان نسل کو میڈیا کے درست اور مثبت استعمال کی تربیت حکومتی سطح پر دی جانی چاہیے۔

### 12۔ تحفظ نسل تعلیم وتربیت کالازمی جز:

شریعت اسلامیہ کا ایک اہم مقصد نسل انسانی کا تحفظ ہے۔ نسل انسانی کا تحفظ صرف نسل انسانی کی بقاء نہیں بلکہ نسل انسانی کی روحیعنی تعلیم، تربیت اور اخلاق وکردار بھی اس میں شامل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم وتربیت کے تمام ادوار میں تحفظ نسل انسانی کو لازمی جز قرار دیا جائے اور اس کا فہم وشعور بچوں میں اجاگر کیا جائے۔ جیسا کہ سورہ لقمان میں خصوصی طور پر حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو لو نصیحت کی اس کا ذکر کیا گیا ہے، اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تربیت اور تعلیم کے حوالے قرآن کریم میں کئی مقامات پر ملتے ہیں۔

اسی طرح سیرت رسول انور ﷺ، میں اس کی بہت سی امثال ہیں۔ "ما نحل والد ولدا من نحل أفضل من أدب حسن"[32] ترجمہ: والد کی طرف سے اولاد کے لئے بہترین تحفہ اچھی تربیت ہے۔

[31] سورۃ المائدۃ، آیت 2

[32] سورۃ المائدۃ، آیت 2۔

**14۔ تحفظ نسل کے لئے مؤثر قانون سازی**

تحفظ عزت و نسل ایک حساس معاملہ ہے، اگر عزت و نسل پر حرف آجائے تو ایک انسان کی مکمل زندگی پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس معاملے کی نزاکت کے پیش نظر عزت و نسل کی پامالی پر حد مقرر کی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ"[33]

ترجمہ: اور وہ جو عیب لگائیں پارسا عورتوں پر پھر چار گواہ معائنہ والے نہ لائیں تو انہیں اسی اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی نہ قبول کرو کبھی یہ فاسق ہیں۔

عزت و نسل کا معاملہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ زنا جیسے گناہ کے مرتکب کو موت کی سزا کا حکم ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ میں صریحا حکم ہے:

**حدیث رجم** "عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا (فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ) هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا"[34]

**ترجمہ:** "عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے یہاں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کہ رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ وہ بولے یہ کہ ہم انہیں رسوا کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں، اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ جھوٹے ہو۔ تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ تورات لاؤ۔ پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپالیا، اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ الہ وسلم)! عبداللہ بن سلام نے سچ کہا۔ بیشک تورات میں رجم کی آیت موجود

---

[33] سورۃ النور، آیت 4

[34] ترمذی، محمد بن عیسی۔ سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في آدب الولد، حدیث 1952، ج4، ص338

ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رجم کے وقت دیکھا۔ یہودی مرد اس عورت پر جھکا پڑتا تھا۔ اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

## زنا بالجبر میں قتل کی سزا:

اسلام میں نہ تو باہمی رضامندی سے بدکاری کی اجازت ہے اور نہ ہی جبراً زنا بالجبر سے مراد زبردستی کرنا اور یہ ایک سنگین جرم ہے۔ اور حضور ﷺ نے زنا بالجبر کی سزا رجم کرنا ہی تجویز فرمائی، جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ میں ہے۔

"أن امرآة خرجت على عهد رسول الله ﷺ تريد الصلاة فتلقاه رجل فتجلله فقضى حاجته منها فصاحت فانطلق ومر عليها رجل فقالت إن ذاك الرجل فعل بي كذا وكذا ومرت بعصابة من المهاجرين فقالت إن ذاك الرجل فعل بي كذا وكذا فانطلقوا فأخذوا الرجل الذي ظنت أنه وقع عليها وأتوها فقالت نعم هو هذا فأتوا به رسول الله صلى الله عليه و سلم فلما أمر به ليرجم" [35]

ترجمہ: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلی تو اس سے ایک مرد ملا اور اسے دبوچ لیا، اور اس سے اپنی خواہش پوری کی تو وہ چلائی، وہ جا چکا تھا، اتنے میں اس کے پاس سے ایک اور شخص گزرا تو وہ کہنے لگی کہ اس (فلاں) نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے، اتنے میں مہاجرین کی ایک جماعت بھی آ گئی ان سے بھی اس نے یہی کہا کہ اس نے اس کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے، تو وہ سب گئے اور اس شخص کو پکڑا جس کے متعلق اس نے کہا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے، اور اسے لے کر آئے، تو اس نے کہا: ہاں اسی نے کیا ہے، چنانچہ وہ لوگ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلسلہ میں حکم دیا (کہ اس پر حد جاری کی جائے) یہ دیکھ کر اصل شخص جس نے اس سے صحبت کی تھی کھڑا ہو گیا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! فی الواقع یہ کام میں نے کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا" : تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا (کیونکہ یہ تیری رضامندی سے نہیں ہوا تھا) اور اس آدمی سے بھلی بات کہی۔ ابو داؤد کہتے ہیں: مراد وہ آدمی ہے (ناحق) جو پکڑا گیا تھا، اور اس آدمی کے متعلق جس نے زنا کیا تھا فرمایا: اس کو رجم کر دو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ سارے مدینہ کے لوگ ایسی توبہ کریں تو ان کی طرف سے وہ قبول ہو جائے۔

---

محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ آل عمران، حدیث 4280، ج4، ص1660۔

موجودہ حالات میں افواہوں کو میڈیا کے ذریعے اتنا پھیلایا جاتا ہے کہ سچ کہیں دب کر رہ جاتا ہے۔ لہذا حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ تحفظ نسل کے مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے تعزیری سزاؤں اور جرمانے عائد کئے جائیں۔ تا کہ تحفظ نسل کو یقینی بنایا جاسکے۔

## نتائج تحقیق

1. تحفظِ نسل شریعتِ اسلامی کے بنیادی مقاصد میں سے ایک بنیادی مقصد ہے، جو انسانی معاشرے اور نسل کے استحکام اور تسلسل کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے انسانیت کی بقاء، نسب کی پاکیزگی، اور اخلاقی و معاشرتی توازن کے لیے جامع اصول مقرر کیے ہیں۔
2. عصرِ حاضر میں تحفظِ نسل کو شدید خطرات لاحق ہیں جن میں آزادیِ اظہار کی بے لگام تحریک، میڈیا کی بے راہ روی، غیر فطری رجحانات (ہم جنس پرستی)، خاندانی نظام کا زوال، نکاح میں تاخیر، اور معاشی ابتری شامل ہیں۔ اسلام نے ان خطرات کے سدِّباب کے لیے واضح رہنمائی فراہم کی ہے۔
   - پاکدامنی، عفت و عصمت، اور نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا۔
   - نکاح کو عام کرنے، اس میں سادگی اختیار کرنے، اور فحاشی سے اجتناب پر زور دیا گیا۔
   - محرمات کے احکام، عدت کے اصول، اور نسب کی حرمت کے قوانین اسی مقصد کے تحت مقرر کیے گئے۔
3. اسلام میں آزادی کا مفہوم ذمہ داری اور مخصوص حدود و قیود کے ساتھ مشروط ہے، نہ کہ مطلق آزادی۔ بلکہ ایسی آزادی مطلوب ہے جو دوسروں کے حقوق اور اخلاقی حدود کی پاسداری کرے۔ یہی اصول انسانی نسل کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔
4. خاندانی نظام کا استحکام تحفظِ نسل کا ضامن ہے۔ خاندان ایک مضبوط سماجی قلعہ ہے؛ اس کے کمزور ہونے سے فرد، معاشرہ، اور نسل سب متاثر ہوتے ہیں۔
5. عقائد کی اصلاح اور فکری تربیت نسل کے تحفظ کی بنیاد ہیں۔ صحیح عقیدہ، فکری تطہیر، اور اخلاقی تربیت سے ہی اولاد کو گمراہی، الحاد، اور مادیت پرستی سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔
6. اسلامی شریعت نے اسقاطِ حمل کو ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ انسانی جان کے قتل کے مترادف اور بقاءِ نسل کے منافی ہے۔

7. زنا کی حرمت اور اس کی سزائیں اسلام میں عزت و نسب کے تحفظ کی بنیادی ضمانت ہیں۔ یہ قانون نہ صرف فحاشی کے سدِّباب کے لیے ہے بلکہ معاشرتی استحکام کے لیے بھی ضروری ہے۔
8. جدید میڈیا کے غلط استعمال نے اخلاقی بگاڑ میں اضافہ کیا ہے۔ اس لیے میڈیا میں اصلاحات، دینی و اخلاقی تربیت، اور مثبت مواد کی ترویج ناگزیر ہے تاکہ نوجوان نسل کو گمراہی سے بچایا جا سکے۔
9. تحفظِ نسل سے متعلق اسلامی تعلیمات کو تعلیمی و تربیتی نصاب کا لازمی جز بنانا ضروری ہے، کیونکہ اسلامی اخلاق، خاندانی اقدار، اور شرعی احکام کی آگہی نئی نسل کی فکری اور اخلاقی تربیت کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔
10. عزت و نسل کے تحفظ کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مؤثر قوانین، حد زنا، قذف کے احکام، اور فحاشی کے سدِّباب کے عملی نفاذ کی ضرورت ہے۔